سوال

(622) عمامہ (پگڑی) کے بغیر امامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقے میں بعض لوگ اس امام کے پیچھے نماز جائز نہیں سمجھتے جس نے عمامہ نہ پہنا ہو بلکہ عمامہ کے بغیر امامت کو وہ سنت کے خلاف سمجھتے ہیں اسی لئے بعض لوگ اپنی مسجدوں کے محرابوں میں عماموں کو تیار رکھتے ہیں تاکہ بوقت امامت امام عمامہ کو اپنے سر پر رکھ لے تو اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے ؟ کیا شرعی نقطہ نگاہ سے اس میں کوئی فرق ہے کہ بوقت امامت سر پر عمامہ ہو یا ٹوپی ؟ نیز بوقت امامت لوگ مختلف قسم کی ٹوپیاں جو استعمال کرتے ہیں تو ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جعفر بن عمرو بن حریث نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا ہے کہ :

«رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیه عمامة سوداء قد ارخی طرفها بین کتفیه» (صحیح مسلم)

"آپ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا اور اس کے کنارے آپ نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رکھا تھا ۔ امام ترمذی نے نافع از ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سند سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو عمامہ کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیتے تھے ان روایات کے پیش نظر بہت سے علماء نے امام ہو یا مقتدی سب کے لئے عمامہ پہننا اور اس کے کچھ حصہ کو لٹکانا مستحب قرار دیا ہے حافظ ابن قیم رحمة اللہ علیہ نے ذکر فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ٹوپی پر عمامہ باندھتے اور کبھی ٹوپی کے بغیر اور کبھی آپ ٹوپی ہی پہن لیتے اور عمامہ استعمال نہ فرماتے اس مسئلہ میں گنجائش ہے کیونکہ یہ ثابت نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ استعمال کرنے کا حکم دیا ہو یا آپ نے خود اس کی ہمیشہ پابندی فرمائی ہو اور اس پر بھی تمام امت کا اجماع ہے کہ عمامہ نماز یا جماعت کی صحت کے لئے شرط بھی نہیں ہے تو اس کو لازم قرار دینا بھی دین میں تکلف اور تشدد ہے اور جو شخص دین میں تکلف اور تشدد کو اختیار کرے گا دین اس پر غالب آجائے گا ۔ (واللہ التوفیق)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر502

محدث فتویٰ